مسند امام اعظم

اعتقاد پبلشنگ ہاؤس

ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

رسول اللہ جو کچھ تم کو دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں باز آجاؤ

مسند

امام اعظم

مترجم اردو

۵۲۲ احادیث نبوی کا ایمان افروز اور بے مثل ذخیرہ جسے فقہ حنفی کے بانی حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نے مرتب فرما کر عالم اسلام پر احسان عظیم فرمایا ہے

اردو ترجمہ مع تشریح

مولانا دوست محمد شاکر صاحب

ناشر

اعتقاد پبلشنگ ہاؤس

۱۶۹۱، کوتانہ اسٹریٹ، سوئی والان، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

۷۸۶

نام کتاب ——— مسند امام اعظمؒ
ناشر ——— اعتقاد پبلشنگ ہاؤس
باہتمام ——— اعتقاد حسین صدیقی
سن اشاعت ——— مئی ۱۹۸۷ء
مطبع ———
کل صفحات ——— ۳۲۳
قیمت ———

باہر سے آنے والے حضرات اس پتہ پر ملیں
اعتقاد پبلشنگ ہاؤس نزد اسلم گیسٹ ہاؤس
۲۵۱۱ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶

Office: 2511, Matia Mahal, Near Aslam Guest House, Delhi-6



عرضِ ناشر

قرآن مجید کے بعد [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ احادیث [illegible]
[illegible] ائمہ مجتہدین نے قرآن کریم کے بعد
[illegible] حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
[illegible] مسند امام اعظمؒ
[illegible] قرآن کریم کے بعد [illegible] فقہ حنفی کی
[illegible] مسلمان [illegible] فقہ حنفی [illegible]
[illegible] مسند امام اعظم [illegible]
[illegible]

[illegible]

قارئین کا خادم

اعتقاد حسین صدیقی

اما تقرأ القرآن۔

نے جواب دیا کہ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے۔

تشریح: گویا اس سوال سے یہ بتانا چاہتی ہیں کہ قرآن پورا کا پورا آنحضرتؐ کی عادات طیبہ و خصائل محمودہ کی صحیح ترجمانی کرتا ہے۔ اور آپ کی اخلاقی زندگی اور سیرت پاک کا نہایت واضح نقشہ سامنے رکھتا ہے۔ یا یوں کہئے کہ خود آنحضرتؐ اپنے اخلاق پاک عادات پسندیدہ و اعمال برگزیدہ سے قرآن کریم کی صحیح تفسیر و تشریح فرماتے تھے۔ لہٰذا جو آپکے اخلاق سے ناواقف ہے تو وہ گویا قرآن مجید سے ناآشنا ہے۔ گویا ایک قرآن تو دفتیوں کے درمیان تھا اور دوسرا قرآن خود آنحضورؐ کی ذات اقدس تھی۔

۲۶۸ **ابو حنیفة** عن مسلم عن انسؓ قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یجیب دعوة المملوك ويعود المريض ويركب الحمار۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلام کی دعوت قبول فرماتے۔ بیمار کی مزاج پرسی کرتے اور حمار پر سوار ہوتے۔

تشریح: غلام سے مراد وہ غلام ہے جو آزاد کر دیا گیا ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ اگر غلام اپنے آقا کی طرف سے اگر دعوت پیش کرتا تو آپ قبول فرماتے۔ یعنی اگرچہ خداوند تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو دین و دنیا کی بادشاہت و سرداری نصیب فرمائی تھی لیکن کبر و نخوت و فخر و غرور و تمکنت و مجوفی شان آنحضرتؐ کے پاس نہ پھٹکی تھی۔ بلکہ اعمال و برتاؤ اور معاملات میں تواضع و انکسار کا۔ فروتنی ظاہر فرماتے۔ مثلاً غریب سا غریب آدمی دعوت پیش کرتا۔ تو قبول فرما لیتے کوئی معمولی سا معمولی مسلمان بیمار ہوتا تو اس کی مزاج پرسی و عیادت کو تشریف لے جاتے اور اس کو تسلی دیتے ہو۔ سواری کے لئے کبھی حمار کو بھی استعمال فرماتے۔ حالانکہ عرب میں امراء اونٹ و گھوڑے پر سوار ہوتے اور غرباء حمار پر مگر آپؐ انکسار کے طور پر حمار پر بھی سوار ہو لیتے۔

۲۶۹ **ابو حنیفة** عن حماد عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة قالت کانی انظر الی بیاض قدمی رسول الله صلی الله علیه وسلم حیث اتی الصلوة فی مرضه۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی سفیدی کو اب بھی دیکھ رہی ہوں جب کہ آپ اپنی بیماری میں نماز کے لئے تشریف لائے۔

تشریح: یعنی مجھ کو وہ منظر ابھی تک ایسا یاد ہے کہ گویا وہ میں ابھی دیکھ رہی ہوں۔ اور وہ سارا نقشہ میری نظروں کے سامنے پھر رہا ہے کہ آپ کیسے وہ جہاں مرض الموت میں مسجد میں تشریف لے جا رہے ہیں۔

۲۷۰ **ابو حنیفة** عن حماد عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم لما مرض المرض الذی قبض فیه استحل ان یکون فی بیتی فاحللن

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو آپنے ازواج مطہرات سے میرے گھر میں رہنے کی اجازت طلب فرمائی سب نے دیکھ ذ بالی

له قالت فلما سمعت ذلك ثمت مسرعة فکنست بیتی ولیس لی خادم وفرشت له فراشا حشو مرفقته الا اذخر فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم یهادی بین رجلین حتی وضع علی فراشی۔

ہو کر) آپ کو اجازت دی کہتی ہیں کہ میں نے یہ سنا تو لپک کر گھر میں جھاڑو دی کیونکہ میرے پاس کوئی خادم نہ تھا۔ اور آنجناب کے لئے وہ فرش بچھایا جسکے تکیے میں اذخر گھاس بھری ہوئی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کا سہارا لئے تشریف آور ہوئے۔ اور آپ کو میرے فرش پر بٹھا دیا گیا۔

تشریح: آنحضورؐ کے اس اجازت طلب کرنے کے بارے میں بخاری میں مفصل تذکرہ موجود ہے۔

۲۷۱ **ابو حنیفة** عن یزید عن انسؓ ان ابا بکرؓ اتی من رسول الله صلی الله علیه وسلم خفة فاستاذنه الی امرأته بنت خارجة وکانت فی حوائط الانصار وکان ذلك راحة الموت ولا یشعرون ثم توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم تلك الليلة فاصبح فجعل الناس یترامون فامر ابو بکر غلاما یستمع ثم یخبره فقال اسمعهم یقولون مات محمد صلی الله علیه وسلم فاشتد ابو بکر وهو یقول واقطع ظهراه فما بلغ ابو بکر المسجد حتی ظنوا انه لم یبلغ وارجف المنافقون فقالوا لو کان محمد نبیا لم یمت۔
فقال عمرؓ لا اسمع رجلا یقول مات محمد صلی الله علیه وسلم الا ضربته بالسیف فکفوا لذلك۔
فلما جاء ابو بکر والنبی صلی

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری میں افاقہ دیکھا تو اپنی بیوی بنت خارجہ کے پاس جانے کی اجازت چاہی۔ جو انصار کے باغوں میں رہا کرتی تھیں۔ حالانکہ یہ افاقہ موت کی نشانی تھا۔ مگر اس کو وہ نہ سمجھ سکے۔ آپؐ نے ان کو اجازت دیدی اور پھر اسی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا جب صبح ہوئی تو لوگ آنجناب کی طرف سے اٹھنے لگے۔ حضرت ابوبکرؓ نے غلام کو حکم دیا کہ تحقیق کرکے ان کو خبر پہنچائے۔ اس نے کہا کہ میں لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات الٰہی ہیں شتابی کی۔ حضرت ابوبکرؓ نے درد و دکھ کے باعث ہائے افسوس کمر ٹوٹ گئی۔ تو حضرت ابوبکرؓ مسجد میں نہ پہنچے۔ یہاں تک کہ لوگوں نے گمان کیا کہ آپ کو واقعہ کی خبر نہ ہوئی۔ اور منافق یہ باتیں بنانے لگے کہ محمد اگر نبی ہوتے تو انتقال نہ فرماتے۔ اس پر حضرت عمرؓ بول اٹھے کہ میں کسی شخص کو یہ کہتا ہوا نہ سنوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال کر گئے۔ ورنہ تلوار سے گردن اڑا دوں گا۔ چنانچہ آپکے اس قول سے منافق اس بات سے رک گئے۔ پھر جب حضرت ابوبکرؓ

اللہ علیہ وسلم مسجّی کشف الثوب من وجہہ ثم جعل یلثمہ فقال ما کان اللہ لیذیقک الموت مرتین انت اکرم علی اللہ من ذلک۔

ثم خرج ابو بکر فقال یا ایھا الناس من کان یعبد محمدا فان محمدا قد مات ومن کان یعبد رب محمد فان رب محمد لا یموت ثم تلا وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیہ فلن یضر اللہ شیئا وسیجزی اللہ الشاکرین قال فقال عمرؓ لکانا لم نقرأھا قبلھا قط فقال الناس مثل مقالتہ ابی بکر من کلامہ وقراءتہ ومات لیلۃ الاثنین فمکث لیلتین ویومین ودفن یوم الثلثا وکان اسامۃ بن زید واوس بن خولی یصبان وعلی والفضل یغسلانہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

آئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کپڑا پڑا ہوا تھا۔ آپ نے آنحضرتؐ کے چہرہ مبارک سے کپڑا اٹھایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا کہ اللہ تعالےٰ آپ کو دو موتوں کی تلخی نہ چکھائے گا۔ آپ اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ بزرگ ہیں (اس کلام سے حضرت عمرؓ کے قول کی تردید مقصود ہے) پھر حضرت ابو بکرؓ باہر آئے۔ اور کہا کہ اے لوگو جو محمدؐ کی عبادت کرتا تھا تو محمدؐ تو پردہ فرما گئے اور جو محمدؐ کے رب کی عبادت کرتا تھا تو محمدؐ کا رب نہیں مرے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی وما محمد الا رسول کہ محمدؐ نہیں ہیں مگر ایک رسول اور ان سے پہلے (بھی) رسول گذر چکے ہیں۔ اگر وہ مر گئے یا قتل کئے گئے تو کیا تم پلٹ جاؤ گے اپنی ایڑیوں کے بل اور جو پلٹ جائے اپنی ایڑی کے بل تو وہ ہرگز نہیں نقصان پہنچائے گا اللہ کو کچھ اور عنقریب اللہ جزا دے گا شکرگزار بندوں کو عمرؓ نے کہا گویا ہم نے اس آیت کو اس سے پہلے کبھی نہیں پڑھا تھا پھر لوگ بھی حضرت ابو بکرؓ کے کلام کی طرح کہنے لگے اور وہ یہی آیت پڑھنے لگے۔ دوشنبہ کی رات آنحضرتؐ کی وفات ہوئی اور دو رات دو دن کا وقفہ گذرنے کے بعد منگل کے روز آپ کی تدفین عمل میں آئی اور بوقت غسل حضرت اسامہ بن زید اور اوس بن خولی پانی ڈالتے جاتے تھے اور حضرت علی اور فضل بن عباس آنحضرتؐ کو غسل دیتے جاتے۔

تشریح:۔ آنحضرتؐ کی وفات پُرحسرت اور انتقال پُرملال کا واقعہ جانکاہ وہ المناک حادثہ فاجعہ ہے کہ اس وقت ہر شخص کی عقل گم تھی۔ کہ یک بیک چراغ نبوت کیوں چھپ گیا۔ حتیٰ کہ حضرت عمرؓ کی ذات جو صفات میں بھی اس صبر آزما صدمہ کی تاب نہ لا سکی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس وقت حضرت ابو بکرؓ کو صبر و تحمل عطا فرمایا اور آپ نے برسر منبر وہ نصیحت بخش، سبق آموز خطبہ دیا کہ لوگوں کے خیالات صحیح ہو گئے۔ اور مغلوب

ہو کے ایک عالم بیخودی کا نازل ہوا۔ عقلیں اپنے ٹھکانے آئیں۔ طبیعتوں کو ایک گونہ ڈھارس ملی چنانچہ خود حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ اس بے خودی کے عالم میں جب ابو بکرؓ نے وما محمد الا رسول کی تلاوت کی تو معلوم ہوا کہ یہ آیت پہلی ہی بار سنی ہے۔

بَابُ ۱۹۳ فَضَائِلِ شَیْخَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا!

باب ۱۹۳۔ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کے فضائل!

۳۶۵/۱ ابوحنیفۃ عن سلمۃ عن ابی الزعراء عن ابن مسعودؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتدوا باللذین من بعدی ابو بکرؓ و عمرؓ۔

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیروی کرو میرے بعد خلیفہ ہونے والے ابو بکرؓ و عمرؓ کی۔

تشریح:۔ دوسری حدیث میں آنجنابؐ نے چاروں خلفاء کی اتباع پر زور دیا ہے اور فرمایا کہ خلفائے راشدین مہدیین کی پیروی و اتباع کو لازم پکڑو۔ ایک جگہ یوں فرمایا ہے کہ میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں ان میں سے جس کی تم پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔ لیکن یہاں ان دو بزرگوں کو اس خصوصی فخر سے نوازا کہ انہیں کی اتباع پر زور دیا۔ کیونکہ ان ہر دو حضرات کی شخصیتیں پھر آخر سب کے بالا و برتر ہیں ان کو جو خصوصیت آنحضرتؐ سے نصیب تھی اس میں یہی دو بزرگ ممتاز تھے۔

بَابُ ۱۹۴ فَضَائِلِ عَمَّارٍؓ وَعَبْدِ اللہِؓ

باب ۱۹۴۔ حضرت عمارؓ اور عبداللہؓ بن مسعودؓ کے فضائل

۳۶۶/۱ ابوحنیفۃ عن عبد الملک عن ربعی عن حذیفۃ بن الیمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتدوا باللذین من بعدی ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما واھتدوا بھدی عمارؓ وتمسکوا بعھد ابن ام عبدؓ۔

حضرت حذیفہؓ بن یمان کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیروی کرو میرے بعد خلیفہ ہونے والے ابو بکرؓ اور عمرؓ کی اور اختیار کرو سیرت حضرت عمارؓ کی اور مضبوط تھامو وصیت حضرت عبداللہؓ بن مسعود کی۔

تشریح:۔ حضرت شیخینؓ کے فضائل و مناقب کے احادیث کی کتب بھری پڑی ہیں اور آنحضرتؐ نے بڑی محبت سے ان ہر دو بزرگوں کی توصیف فرمائی ہے۔ کہیں ہے کہ نبیین و مرسلین کو چھوڑ کر تمام اگلے پچھلے ادھیڑ عمر اہل جنت کے یہ ہر دو بزرگ سردار ہیں۔ ایک جگہ یوں ارشاد ہے کہ ابو بکرؓ و عمرؓ میرے کان و آنکھ کی جگہ ہیں۔ ایک مقام پر اس طرح ارشاد ہوا کہ ابو بکرؓ مجھ سے ہیں اور میں ان سے اور وہ دنیا و آخرت